برقِ آسمانی
بر
فتنۂ شیطانی
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
البرھان پبلی کیشنز

یا اللہ جل جلالہٗ ۷۸۶/۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعدا میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام ملّاں یوسف رحمانی کے ابلیسی افتراءات
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برقِ آسمانی
بر
فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

فاتح نجدیت از قاطع دیوبندیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

البرہان پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

وعلیٰ آلک واصحابک یا سید المرسلین

نام کتاب — برق آسمانی بر فتنۂ شیطانی

مصنف — علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت ضیغم اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

ضخامت — ۲۰۸ صفحات

ناشر (طبع اول) — مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

اشاعت حاضرہ — ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری قدسی / اپریل ۲۰۰۳ء

ناشر — البرہان پبلیکیشنز، لاہور

زیر اہتمام — محمد سلیم جلالی قادری

ہدیہ

ملنے کا پتہ

- ☆ ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۷/۳/۱۴ اداتا نگر بادامی باغ، لاہور
- ☆ مکتبۂ اعلیٰ حضرت، گنج بخش روڈ، لاہور ☆ سُنی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ☆ ضیاء القران پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی ☆ مکتبہ انوارِ رضا، مقام رضا، مدینہ ٹاؤن میلسی
- ☆ مکتبۂ اہل سُنت (انجمن انوار القادریہ) برائٹ کارنر دوکان نمبر ۹ سبزی منڈی، کراچی
- ☆ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہدہ آباد) ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ گجرات
- ☆ رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

صادر فرماتے ہیں تو پھر بریلویوں پر حلول و تثلیث و تشبیہ کی افتراء پردازی کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکل سکتا ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" مفتری ہے اور متضاد دعوے کر کے اپنی فریب کاریوں اور تضاد بیانیوں کا راز افشاء کر رہا ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے جب خود صفحہ ۴۲ نصف تا صفحہ ۴۴ "عرفان شریعت اور فتاوی افریقہ" سے سب کچھ ثابت کیا ہے تو پھر ہم پر الزام کیسا ہماری صفائی تو وہ خود پیش کر چکا باقی ہمک مارنے سے کیا فائدہ؟

جاہل مصنف نے صفحہ ۴۴ پر مولانا محمد یار صاحب گڑھی شریف والوں کے بھی چند اشعار نقل کئے ہیں۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی بزرگ کے شعر نقل کر دینا ہی کافی ہیں؟ ان کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں غلط ثابت کیا جاتا اور پھر اپنے پاؤں پر جو کلہاڑی خود مار چکا ہے اس کو بھی پیش نظر رکھتا یعنی مصنف خود حاجی امداد اللہ صاحب کے اشعار کی صفائی میں کہہ چکا ہے کہ یہ اشعار حالت وجد و ذوق میں لکھے گئے ہیں جب آپ حاجی امداد اللہ صاحب کو کفر و شرک کے اسماعیلی فتوؤں سے بچانے کے لئے وجد و ذوق کی پناہ تلاش کر سکتے ہیں تو پھر مولانا محمد یار صاحب مرحوم پر کیا اعتراض ہے اگر کوئی اعتراض ہے تو مدلل بیان کریں اور جواب لیں۔ مگر مصنف "سیف شیطانی" میں اتنی لیاقت کہاں کہ وہ مدلل گفتگو کرے۔

گھر کی خبر نہیں

دیوبندیت کی مردہ نعش میں نئی روح ڈالنے کے لئے "سیف شیطانی" کا عنید مصنف بہر عنوان اعتراضات کے خبط میں اس حد تک مبتلا ہے کہ اسے گھر کی خبر ہی نہیں وہ مولانا غلام جہانیاں صاحب اور مولانا محمد یار صاحب مرحوم پر تو اعتراض کرنے نکلا ہے مگر اپنے اکابر کے عقائد و فتاویٰ سے واقفیت تک نہیں۔ جس قسم کے اشعار پر وہ اعتراض کر رہا ہے اس سے بڑھ کر دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے اپنے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی کے "مرثیہ" میں لکھے ہیں۔

لہٰذا ہم کہتے ہیں ؎

دیوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر
اپنے بیگانے زرا پہچان کر

ملاحظہ ہو "مرثیہ گنگوہی" ؎

بانئ اسلام کا ثانی

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی
(مرثیہ گنگوہی ص ۶)

یہاں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانئ اسلام کا ثانی کہا جا رہا ہے۔ بانئ اسلام کون ہے ظاہر ہے کہ حقیقی بانئ اسلام اللہ تبارک تعالیٰ ہے یا پھر حضور نبی اکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو بانئ اسلام کہہ سکتے

ہیں مگر مولوی محمود الحسن اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانیٔ اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی قرار دے رہے ہیں یہی نہیں بلکہ یہی مولوی محمود الحسن چند ورق آگے لکھتے ہیں

ربُّ العالمین

خدا ان کا مربّی وہ مربّی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

یہاں مولوی رشید احمد گنگوہی کو مربّیٔ خلائق کہا گیا ہے جس کا معنیٰ ہے ربُّ العالمین۔ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ شیخ برکت علی اینڈ سنز لاہور کے ص۲ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا ترجمہ یوں کیا ہے سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے یکسر عظیم اور واضح شرک ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو مربّیٔ خلائق کہا جائے۔ خلائق جمع خلق کی ہے گویا مولوی رشید احمد گنگوہی ہر ہر عالم کے رب اور پوری خلقت کے پروردگار ہیں۔ لیکن کوئی شرک نہیں کوئی کفر نہیں۔

اگر یہی بات کوئی سُنّی مسلمان حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہہ دے کہ —

خدا اُن کا مربّی وہ مربّی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربّانی

فوراً کفر و شرک کی مشین گنیں ہزار ہزار گولے فتاویٰ کفر و شرک اگلنے لگیں لیکن مولوی گنگوہی کے متعلق کفر تو ہر سب ہضم ہے۔

عیسیٰ و یوسف علیہما السلام

دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن اپنے پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی کو ربّ العالمین اور بانیٔ اسلام کا ثانی قرار دینے کے بعد دیگر انبیاء کرام علیہم السلام میں سے رشید احمد گنگوہی کو مسیحائے زماں (اپنے وقت کا عیسیٰ علیہ السلام) اور ماہ کنعانی (سیدنا یوسف علیہ السلام) قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں —

مسیحائے زماں پہنچا فلک پر چھوڑ کر سب کو
چھپا چاہ لحد میں وائے قسمت ماہ کنعانی (مرثیہ گنگوہی ص۸)

اور —
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (مرثیہ گنگوہی ص۱۰)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے غلام بھی سیدنا یوسف علیہ السلام کے ثانی ہیں۔

ان ساری خرافاتوں اور جاہلانہ بکواسوں کا فقیر خود مناظر اسلام کے پاس کیا جواب ہے؟

اگر کہو تو یہی کہ یہ اشعار حالت وجد و ذوق و سکر میں تدابیر سُرور کے تحت لکھے ہیں
جناب! اس کی دلیل کیا ہے دلیل کچھ نہیں ہمارا کہہ دینا ہی دلیل ہے ہم جو کہہ رہے
بندہ نواز! اگر یہی اشعار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ یا سرکار سلطان الہند خواجہ
غریب نواز کی مدح میں کہہ دیئے جائیں تو پھر.........
پھر یقیناً کفر و شرک ہیں اور یقیناً انبیاء و رسل علیہم السلام کی توہین و تنقیص ہے۔
اہل علم و انصاف کے لئے مقام غور و فکر ہے یہ جاہل ملّاں اپنے اکابر کانگرسی ایجنٹوں بندروں کے ٹھیکوں
کو کیسے کیا بنا دیتے ہیں کس فراخدلی سے ربّ العالمین بانیٔ اسلام کا ثانی سیدنا عیسیٰ و یوسف
علیہم السلام قرار دیتے ہیں لیکن اہل سنت حقیقی اولیاء اللہ و محبوبان خدا کی شان میں کہہ دیں تو فوراً
شرک و بدعت کا جان لیوا دورہ پڑ جاتا ہے۔
بتایئے مولانا محمد یار صاحب مرحوم نے اپنے اشعار میں کوئی اس قسم کی انتہا پسند اور شدید مبالغہ
آمیزی کی بات کہی ہے اگر کہی بھی ہوتی تو اس کی ذمہ داری امام اہل سنت اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
پر کس طرح آسکتی ہے اور اس کو پوری دنیائے اہل سنت کا عقیدہ کیسے قرار دیا جاسکتا ہے؟
ملّاں رحمانی کو یہ بھی گوارہ نہیں کہ کوئی مسلمان یہ کہہ دے ؎

کسی عارف سے پوچھا تھا خدا کی کیسی صورت ہے
خدا سے یہ آواز آئی میری صورت محمد کی (دلعت نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

حالانکہ خود سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں من رانی فقد را الحق
جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا۔
یا یہ کہ ؎

خدا کی پاک ہستی کو محمد میر کہتے ہیں
محمد بے کدورت کو خدایا پیر کہتے ہیں (دیوان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

پہلے مصرعہ میں خدا کی پاک ہستی کو محمد میر کہا ہے وہ معنوی لحاظ سے ہو سکتا ہے محمد کا معنیٰ بے حد
تعریف کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی بے حد کی گئی کی جاتی ہے کی جاتی رہے گی۔ پہلے مصرعہ میں محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کو محمد میر کہا گیا ہے لہٰذا نبی کو خدا سے بڑھانے کا افتراء غلط ثابت ہوا
اور مصرعہ ثانی محمد بے کدورت کو خدایا پیر کہتے ہیں۔ اس میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا
نہیں کہا گیا شاعر کہتا ہے محمد بے کدورت کو اسے خدا پیر کہتے ہیں اور علاقائی زبانوں کے الفاظ میں ایسا
کہنا معنوی اعتبار سے غلط نہیں ہے۔

اسی طرح — محمدؐ میں فنا ہوکر محمدؐ بن کے نکلا ہے
حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ

یہ بھی معنوی اعتبار سے غلط نہیں یعنی حضور سیدنا محمدؐ کے عشق و محبت میں فنا ہوکر محمدؐ بن کے نکلا ہے اور حبیب کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ۔ اس میں حضور محمدؐ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور برتری تسلیم کی جارہی ہے اور حبیب کبریا کا شیخ فانی ان کا پروردہ کیا جارہا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل یا ہمسر نہیں کیا جارہا ہے جیسا کہ دیوبندی کہتے ہیں اور ابھی "سوانح قاسمی جلد ۳ صفحہ ۱۴۹" کے حوالہ سے گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو عضو مولانا نانوتوی میں سما گیا۔ یہ کون سی دلیل شرعی سے ہے؟

کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
حق ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی (دیوان محمدی صفحہ ۳)

اس میں بھی خدا کی شان خدا کی جلوہ گری کہا ہے یعنی ذات خدا نہیں کہا گیا۔ بلا شبہ اولیاء اللہ کی مقدس شانیں اللہ تعالیٰ کی شان کا مظہر ہیں اور انوار الٰہیہ ہی کے جلوے کی اولیاء اللہ میں جلوہ گری ہے باقی رہا تصویر کہنا بمعنی صورت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

میں نے اپنے ربّ کو اچھی صورت میں دیکھا

قاں جی نے یہ شعر بھی نقل کیا ہے —

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان
بشکل صدر الدین خود رحمۃ العالمین آمد

قاں جی نے نقل کرنے کو تو یہ شعر بھی نقل کر دیا ایک لمحہ کی تاخیر نہ کی مگر یہ نہیں بتایا اس شعر کے کس حصہ سے اس کو کون سا مدد لاحق ہوا ہے۔ شعر کا مفہوم اپنی جگہ واضح ہے۔ برائے چشم بینا از مدینہ بر سر ملتان معروف شان بشکل صدر الدین خود رحمۃ العالمین آمد۔ پر ہی اس کو کچھ اعتراض ہو سکتا ہے تو اہل سنت کا عقیدہ ہے بلا شبہ جس وقت بھی چاہیں سرکار دو عالم رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ چاہیں جلوہ افروز ہو سکتے ہیں۔ ہم اہل سنت کا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ اور دیوبندیوں کا اپنے مولانا قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔ ملاحظہ ہو
"ایک دفعہ نہیں متعدد مواقع پر مشاہدہ کرنے والوں نے وفات کے بعد دیکھا کہ مولانا (قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لاتے تھے"۔
(سوانح قاسمی جلد سوم صفحہ ۱۵ "ارواح ثلاثہ صفحہ ۱۸۵")

سید احمد ساکن رائے بریلی

"ایک مالدار مسلمان دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد) کی خدمت میں عرض کیا حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا "اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو" اس کے بعد وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوگیا۔ ایک روز شراب کے نشہ نے زور کیا نوکر سے شراب مانگی وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا۔ جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا دیکھا دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (سید احمد وہابی) سامنے کھڑے ہیں فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ توبہ کرکے کھڑا ہوگیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شاید مجھ کو وہم ہوگیا تھا پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کہہ کے آپ کی طرف دوڑا۔ پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں۔ پھر کوٹھڑی میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کروا کر شراب طلب کی منہ کے قریب پیالہ لیجانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا تب پیالہ پھینک دیا سید صاحب کو ڈھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا آخر لاچار ہوکر بیت الخلا (پاخانہ گاہ) میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا اس وقت اس نے شراب سے توبہ کی"

("سوانح احمدی" صفحہ ۵۲ مولفہ محمد جعفر تھانیسری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ملتان شریف تشریف لانا تو محل تعجب وطعن ہے لیکن مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی سید احمد ساکن رائے بریلی پیرو مرشد اسماعیل قتیل کا بعد انتقال بھی جسد عنصری کے ساتھ آنا اور متعدد بار حاضر ہونا باعث تعجب نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان لوگوں کے قلوب میں اپنے ملاؤں کی عظمت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے کہیں زیادہ ہے۔ باقی رہا تشکل صدالدین تو یہ بھی ذومعنی بات ہے اور پھر ہم ثابت کرچکے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک مولوی قاسم نانوتوی کے جسم میں سماگیا ہر عضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عضو مولانا نانوتوی میں سماگیا" ("سوانح قاسمی جلد ۳ صفحہ ۱۲۹")۔

بتایئے جب ان کا اپنے مولویوں کے متعلق یہ عقیدہ ہے تو پھر اور کسی پر کس منہ سے اعتراض کر سکتے ہیں۔

پاک سنی تنظیم کے صدر کا عقیدہ

اس عنوان کے تحت مصنف "سیف شیطانی" صفحہ ۴۵ پر لکھتا ہے۔ مولوی صالح محمد ملتانی مولوی خدابخش صاحب